باقی رہنے والے تین قسم کے اعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے جو کہ تینوں آپؒ اپنے بعد چھوڑ گئے ہیں۔

۱۔ **صدقۂ جاریہ:** آپؒ نے اپنے بعد صدقہ جاریہ میں دو بڑے جامعات، بے شمار مساجد نیز ہسپتال، ڈسپنسریاں، کنویں، نلکے اور دیگر فلاحی پروگرام چھوڑے ہیں۔

۲۔ **نفع بخش علم:** آپؒ کے بے شمار تلامذہ، ایک عظیم الشان لائبریری، بے شمار کیسٹیں اور آپؒ کا تحریری لٹریچر آپؒ کی جانب سے ایک نفع بخش علم کی صورت میں موجود ہیں۔

۳۔ **نیک اولاد:** آپؒ نے اپنے بعد حقیقی اولاد میں ۱۳ بیٹے بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ جن میں دو عالم دین اور دو حافظ قرآن ہیں۔ آپؒ کے سب سے بڑے بیٹے خالد مدنی صاحب ہیں جو کہ مسجد الفہد میں خطبۂ جمعہ اور جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں روحانی اولاد کی صورت میں ہزاروں طلبہ بھی چھوڑے ہیں۔ یقیناً یہ سب آپؒ کیلئے دن رات دعائیں کرتے ہیں۔ **تقبل الله منه**

بقیہ : علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ از محمد رمضان یوسف سلفی

علامہ محمد مدنی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر بھی تھے۔ ان کی رائے اور مشوروں کو خاص اہمیت دی جاتی تھی۔ اندرون ملک اور دیارِ عرب میں ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع تھا۔ علمائے کرام اور شیوخ عظام سے ان کے تعلقات بہت قریبی تھے۔ ہر کوئی ان سے محبت سے پیش آتا اور یہ محترم بھی دوسروں کی عزت و تکریم میں کھلے دل اور اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کرتے۔ اپنے سے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے محبت و شفقت ان کی دلآویز شخصیت کا خوبصورت پہلو تھا۔ اپنے اساتذہ کرام اور والد محترم کے دوستوں سے ہمیشہ خلوص و محبت سے ملتے۔ ان کی خدماتِ عالیہ میں تحفے تحائف پیش کر کے خوشی محسوس کرتے۔

افسوس اب جماعت اہل حدیث اس لائقِ تکریم عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔ وہ جماعت کی آن اور شان تھے۔ علامہ موصوف نے دو شادیاں کیں۔ جن سے ان کے 7 بیٹے اور 6 بیٹیاں اب تک بقید حیات ہیں۔ قریباً آٹھ ماہ قبل علامہ محمد مدنی کو معمولی بخار ہونا شروع ہوا۔ جو بالآخر مرض الموت ثابت ہوا۔ آخر 18 فروری کی شام ان کا سفینۂ حیات ڈوب گیا۔ اگلے روز 19 فروری کو پہلے شیشہ گراؤنڈ جہلم میں اور بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ جامعہ علوم اثریہ جہلم میں ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں لوگ شریک تھے اور پھر اس عظیم عالم دین کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں پیوند خاک بنا دیا گیا۔ ہم بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس سے نوازے۔ آمین۔

علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ

تحریر: محمد رمضان یوسف سلفی ایڈیٹر صدائے ہوش لاہور

حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی رحمہ اللہ کے نام اور کام سے ایک دنیا آگاہ ہے۔ وہ نہایت نیک، متقی، ذکی وفطین اور صاحبِ علم انسان تھے۔ جماعت اہل حدیث کے بے لوث مبلغ اور اسلام کے سچے داعی تھے۔ انہوں نے اپنی حیاتِ مستعار کے ایام کلمۃ اللہ کی سربلندی اور توحید وسنت کی اشاعت میں صرف کئے۔ حضرت حافظ صاحبؒ کی سرگرمیوں کا مرکز جہلم ٹھہرا، انہوں نے اس خطے میں مسلکی فروغ کیلئے جہدِ مسلسل سے مثالی کام کر کے دکھایا۔ اس وقت ضلع جہلم اور اس کے گردونواح میں جامعہ علوم اثریہ اور دیگر ادارے اور مساجد حضرت حافظ صاحبؒ کی باقیات میں شمار ہوتے ہیں۔ بلاشبہ حافظ صاحب مرحوم کی حسنات کی فہرست طویل ہے۔ اس نابغۂ عصر عالم دین نے 16 اکتوبر 1986ء بروز جمعرات بوقت نمازِ عصر کو وفات پائی اور جہلم میں آسودۂ خاک ہوئے۔ وہ خود تو متحرک اور فعال شخصیت تھے ہی انہوں نے اپنی اولاد کی بھی عمدہ تربیت کی اور انہیں دینِ اسلام کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ماشاء اللہ ان کے تمام بیٹے دین کے خادم اور عالم دین بنے اور بیٹی بھی قرآن وحدیث کے علم سے بہرہ مند ہوئیں۔ مولانا محمد مدنی مرحوم حضرت حافظ عبدالغفور جہلمیؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ان میں اپنے والدگرامی قدر کی بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ قرآن وحدیث کے عالم، عصری تعلیم سے آراستہ اور مستند عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علامہ مدنی مرحوم کو علم وفضل کی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ اوصاف وکمالات کے اعتبار سے اونچے مقام ومرتبے کے حامل تھے۔ طبقۂ علماء میں انہیں قدر ومنزلت حاصل تھی اور جماعت اہل حدیث میں انہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے جماعت اہل حدیث کی تعمیر وترقی کیلئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے خوب کام کیا۔ ان کے ابتدائی حالات کچھ اس طرح ہیں۔

5 جنوری 1946ء ہفتہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کا مولد فتح پور گوگیرہ ضلع اوکاڑہ ہے۔ عمرِ عزیز کی چند منزلیں عبور کرنے کے بعد ان کی تعلیم شروع ہوئی۔ حصولِ علم کیلئے دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن، جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ شرعیہ (مدینۃ العلم) گوجرانولہ میں زیرِ تعلیم رہے اور کبار علماء سے علمی فیض حاصل کیا۔ تحصیلِ علم کے بعد مولانا محمد مدنی مرحوم نے ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد سے حدیث میں